

مقامی حکومتیں

تمہید

جمهوریت میں، صرف مرکزی اور ریاستی سطح پر منتخبہ حکومت کا ہونا کافی نہیں ہوتا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ عوام کو ایک ایسی حکومت منتخب کرنے کا موقع ملے جو معاملات کی نگرانی کرسکے۔ اس باب میں آپ اپنے ملک میں مقامی سطح پر حکومتی ڈھانچہ کا مطالعہ کریں گے۔ آپ مقامی حکومتوں کی اہمیت اور ان کو خود اختاری دینے کے طریقوں کی اہمیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔ اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد، آپ جان جائیں گے:

- ❖ مقامی حکومتوں کی اہمیت
- ❖ 73 ویں اور 74 ویں ترمیمات کے تحت دفعات۔
- ❖ مقامی حکومتی اداروں کے کام اور ذمہ داریاں

مقامی حکومتیں۔ کیوں؟

گیتا رائٹھور کا تعلق جمونیاتالاب گرام پنجاہیت گرام، ضلع سیہور، مدھیہ پرديش سے ہے۔ ان کا انتخاب 1995 میں سرینج کی حیثیت سے محفوظ نشست (Reserved Seat) پڑھوا تھا۔ لیکن 2000 میں، گاؤں کے باشندوں نے ان کی قابل ستائش کارکردگی کی بدولت دوبارہ منتخب کر لیا لیکن اس بار ایک غیر محفوظ نشست سے۔ گیتا کی شخصیت ایک گھریلو عورت سے ایک ایسے لیڈر میں تبدیل ہوئی جس نے سیاسی دور اندیشی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے پانی کی ٹنکیوں کی تجدید کاری، اسکولی عمارت کی تعمیر، گاؤں کی سڑکوں کی تعمیر، خواتین کے خلاف خانگی تشدد اور مظالم کی مخالفت، ماحول کے تعین بیداری اور اپنے گاؤں میں شجر کاری اور پانی کے بہتر انتظام کے لئے پنجاہیت کی مجموعی طاقت کا استعمال بہترین طریقہ سے کیا۔ پنجاہیت اپ ڈیٹ۔ جلد XI نمبر 3 فوری 2004۔

ایک اور کھانی ایک کامیاب خاتون کی ہے۔ وہ تامل نادو کے نگائی وانسل گاؤں کی سرینج منتخب ہوئیں۔ 1997 میں تامل نادو حکومت نے 71 سرکاری ملازمین کو دو ہیکٹر زمین الٹ کی تھی۔ زمین کا یہ ٹکڑا گرام پنجاہیت کے دائرہ میں آتا تھا۔ اعلیٰ حکام کی ہدایت پر، کانچی پورم کے ضلع کلکشنر نے گرام پنجاہیت کی سرینج کو ہدایت دی کہ اس پلاٹ کو مقرر کر دہ مقصد کے لئے حاصل کیا جائے۔ سرینج اور گرام پنجاہیت نے اس طرح کاریزمویشن منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ ہائی کورٹ کی واحد نفری بنج نے ضلع کلکشنر کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے فیصلہ دیا کہ گرام پنجاہیت کے ذریعہ ریزمویشن منظور کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پنجاہیت نے اس فیصلہ کے خلاف ڈوپٹرن بنج کے سامنے مقدمہ پیش کیا۔ جج نے فیصلہ دیا کہ سرکاری فیصلہ نہ صرف پنجاہیت کے اختیارات بلکہ پنجاہیتوں کے آئینی رتبہ کی بھی سنگین خلاف ورزی ہے۔ پنجاہیت راج اپ ڈیٹ۔ جلد 12، شمارہ XII، جون 2005۔



لیکن کیا ایسے واقعات نہیں ہوئے کہ گرام پنجاہیت کے مرد ممبران نے، خاتون سرینج کو حراسان کیا۔ عورت، جب کوئی ذمہ داری کی پوزیشن حاصل کرتی ہے تو مرد خوش کیوں نہیں ہوتے؟

باب 8: مقامی حکومتیں

یہ دونوں کہانیاں علاحدہ قسم کے واقعات نہیں ہیں۔ وہ اس عظیم تبدیلی کی نمائندگی کرتے ہیں جو پورے ہندوستان میں ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب سے 1993ء میں مقامی اداروں کو آئینی حیثیت عطا کی گئی۔

185

دیہات اور ضلع سطح کی حکومت کو مقامی حکومت کہتے ہیں۔ مقامی حکومت وہ حکومت ہے جو عام آدمیوں کے قریب تر ہے۔ یہ حکومت ہے جس میں عام شہریوں کی روزمرہ کی زندگی کے مسائل شامل ہیں۔ مقامی حکومت کا یقین ہے کہ اس کی کارکردگی اور کامیابی کے لئے، مقامی معلومات اور مقامی مفاد، ضروری عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عموم سے قربت یا نزدیکی میں ہی اس کی کامیابی پوشیدہ ہے۔ عام لوگوں کے ذریعہ اپنے مسائل کو جلد سے جلد اور کم لاگت پر حل کرنے کی خوبی۔ گیتا اٹھوڑی کہانی میں ہم نے غور کیا کہ وہ جو نیاتالاب گاؤں میں تبدیلی لانے کی اہل تھی۔ سرپنج کی حیثیت سے ایک فعال کردار بھی اس کے پاس تھا۔ ویگانی وائی سل گاؤں اب بھی اپنی زمین پر قبضہ رکھنے کے قابل ہے، اس کا کیا استعمال کیا جائے، یہ فیصلہ کرنے کا حق بھی حاصل ہے کیوں کہ گرام پنچایت صدر اور اس کے ممبران کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا۔ اس طرح مقامی حکومتیں ایک موثر طریقے سے، لوگوں کے مفادات کا تحفظ کر سکتی ہیں۔

جبہورت با معنی حصہ داری کا نام ہے۔ اس کا تعلق جواب دہی سے ہے۔ مضبوط اور پُر جوش حکومتیں، فعال حصہ داری اور جواب دہی کی یقین دہانی کرتی ہیں۔ ویگانی وائی سل گاؤں کی پنچایت اپنی ان تحک کوششوں سے ہی اپنی زمین کی حفاظت کر سکی۔ مقامی سطح پر عام شہری اپنی زندگی، اپنی ضروروتوں اور سب سے با اثر اپنی ترقی کے فیصلے خود کرتے ہیں۔



کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارے پاس صرف مقامی سطح پر اور قومی سطح پر رابطہ کار سرکاریں ہوں؟ میرا خیال ہے کہ گاندھی جی نے انہیں سطح پر کچھ نظریات کی وکالت کی تھی۔

یہ ضروری ہے کہ جبہوریت میں جو کام مقامی سطح پر انجام دیئے جاسکتے ہیں وہ مقامی باشندوں اور ان کے نمائندوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دینا چاہیے۔ قومی اور ریاستی سطح کے مقابلہ میں حکومت سے عام لوگ زیادہ واقف ہوتے ہیں۔ مقامی حکومت کیا کرتی ہے اور کون سے کام کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے ان سب سے متعلق ہوتا ہے اور اس کا اثر روزمرہ کی زندگی پر ہوتا ہے۔ لہذا مقامی حکومت کو مضبوط کرنا، جبہوری عمل کو مضبوطی دینے کے مترادف ہے۔

اپنی معلومات چیک کیجئے

- ❖ مقامی حکومت کس طرح جمہوریت کو مضبوط بناتی ہے؟
- ❖ مندرجہ بالامثلوں میں، آپ کے خیال میں، تم نادو حکومت کو کیا کرنا چاہئے تھا؟

ہندوستان میں مقامی حکومت کی نشوونما

اب ہمیں یہ بحث کرنی چاہیے کہ ہندوستان میں مقامی حکومت کی نشوونما کیسے ہوئی اور اس کے متعلق ہمارا آئین کیا کہتا ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں قدیم زمانہ سے ہی خود مختار دیہی برادریاں ”سچا“، (دیہی مجلس) کی شکل میں موجود تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ، ان دیہی انجمنوں نے پنجاہیت (پانچ افراد کی جماعت) کی شکل اختیار کر لی۔ یہ پنجاہیت دیہی سلط پر مسائل حل کرتی تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ، ان کا رول اور فرائض بھی بدلتے گے۔

موجودہ دور میں منتخب مقامی حکومتیں 1821 کے بعد تشکیل دی گئیں۔ اس وقت لارڈ اپن ہندوستان کا وائسرائے تھا۔ اس نے ان مقامی حکومتوں کی تشکیل کی شروعات کی۔ اس وقت ان حکومتوں کو لوکل یورٹ کہا جاتا تھا۔ البتہ، اس سلسلہ میں سست رفتار ترقی کی وجہ سے، انہیں نیشنل کانگریس نے حکومت پر زور دیا کہ تمام لوکل یورٹس کو زیادہ موثر بنانے کے لئے ضروری اقدام کئے جائیں۔ 1919 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مطابق، کئی صوبوں میں دیہی پنجاہیتوں کا قیام عمل میں آیا۔ یہ رجحان 1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے بعد بھی جاری رہا۔ ہندوستان کی تحریک آزادی کے دوران، مہاتما گاندھی نے اقتصادی اور سیاسی طاقت کی لا مرکزیت کی پُر زور و کالت کی۔ ان کا یقین تھا کہ دیہی پنجاہیتوں کو مضبوط کرنا، اقتدار کی منتقلی کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ ترقی کے تمام ابتدائی اقدامات کی کامیابی کی غرض سے مقامی لوگوں کی شمولیت ضروری تھی۔ لہذا پنجاہیتوں کو جمہوریت میں شراکت کا اوزار مانا جائے گا۔



مجھے ماضی کے بارے میں علم نہیں، لیکن مجھے شبہ ہے کہ غیر منتخبہ دیہی پنجاہیتوں پر گاؤں کے بزرگوں، امیروں اور اونچی ذات کے لوگوں کا غلبہ رہتا ہو گا۔

باب 8: مقامی حکومتیں

قومی تحریک کو فکر تھی کہ دہلی میں مقیم گورنر جزل کے ہاتھوں میں تمام اختیارات مرکوز ہیں، لہذا ہمارے سربراہان کے لئے آزادی کے معنی تھے، وہ یقین دہانی جس کے ذریعہ قانون سازی، عالمہ اور عدیہ کے اختیارات کو لامرکوز کیا جائے۔

ہندوستان کی آزادی سے مراد پورے ملک کی آزادی ہونی چاہئے۔ آزادی کی شروعات بالکل خلی سطح سے ہو۔ چنانچہ ہر گاؤں ایک جمہوریت ہوگا۔ مزید یہ کہ ہر گاؤں کو خود کو قائم رکنا اور اپنے معاملات کو طے کرنے کے قابل بننا ہوگا۔ کئی گاؤں پر مشتمل اس ڈھانچہ میں ہمیشہ وسیع ہونے والے اور بڑھنے والے دائرے ہوں گے۔ زندگی مثل اہرام کے ہوگی جس کی چوٹی اس کے نچلے حصہ پر قائم رہے گی۔
- مہاتما گاندھی

جب آئین تیار کیا گیا تو مقامی حکومت کا موضوع، ریاستوں پر چھوڑ دیا گیا۔ مملکت کے رہنماء اصولوں میں اس موضوع کو ملک کی آنے والی تمام حکومتوں کے لئے ایک حکمت عملی کی حیثیت دی گئی۔ جیسا کہ آپ باب دوئم میں پڑھ چکے ہیں، مملکت کے رہنماء اصولوں کا ایک حصہ ہوتے ہوئے بھی، آئین کی یہ دفعہ، عدالت کے اختیار سماعت میں نہیں ہے اور اس کی نوعیت محض مشاورتی ہے۔

محسوس کیا جاتا ہے کہ پچھلے تو سمیت مقامی حکومت کا موضوع، آئین میں خاطر خواہ حیثیت حاصل نہیں کر سکا۔ کیا آپ جانتے ہیں، ایسا کیوں ہوا؟ یہاں کچھ وجہات کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ اول، تقسیم ملک کے الیہ کا نتیجہ، ہمارے آئین میں وحدانیت کا رجحان ہے۔ خود نہرو کے خیال میں، حد سے زیادہ مقامیت، قومی اتحاد اور یکسانیت کے لئے زبردست نظر ہو سکتی تھی۔ دوئم، آئین ساز اسمبلی میں، ڈاکٹر بھیم راؤ اور مبینہ کی صدارت میں، ایک طاقت و راواز تھی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ وہی سماج کی ذات پات پر بنی تقسیم کی نوعیت، وہی سطح پر مقامی حکومت کے مقدس مقصد کو شکست دے دے گی۔

البتہ، کسی نے بھی، منصوبہ بند ترقی میں عوام کی حصہ داری کی اہمیت سے انکار نہیں کیا۔ آئین ساز اسمبلی کے بہت سے ممبران چاہتے تھے کہ ہندوستان میں جمہوریت کی بنیاد، دیہی پچایتیں ہوں۔ لیکن وہ گاؤں میں گروہ بندی اور

جیسی بہت سی برائیوں کے بارے میں فکر مند تھے۔



آنٹھا سایم آئینگر
CAD. Vol. VII, p. 428

”۔۔۔ جمہوریت کے مفاد میں، دیہاتوں کو خود مختار حکومت بیہاں تک کہ خود مختاری کی بھی تربیت دی جاسکتی ہے۔ ہمیں گاؤں میں اصلاح لانی چاہئے اور وہاں حکومت کے جمہوری اصولوں کا تعارف کرانا چاہئے۔۔۔۔۔“



گاؤں کی سطح پر گروہ بندی سے لوگ کیوں خوف زدہ ہیں جبکہ تمام سیاسی جماعتیں بہاد تک کہ میری کلاس میں گروہ بندی ہے؟ کیا گروہ اتنے بُرے ہوتے ہیں

73 ویں اور 74 ویں آئینی ترمیمات کے بعد مقامی حکومتوں کو تحریک ملی۔ لیکن اس سے بھی پہلے، مقامی حکومتی اداروں کی ترقی کے سلسلہ میں کچھ کوششیں ہو چکی تھیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے 1952 میں کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد بہت سی سرگرمیوں میں مقامی ترقی کے لئے عوام کی شرکت کو فروغ دینا تھا۔ اس پس منظر میں، دیہی علاقوں کے لئے ایک تین سطھی پنچیت راج نظام کی تجویز پیش کی گئی۔ 1960 تک، کچھ ریاستوں نے منتخبہ مقامی انجمنوں کا نظام اختیار کر لیا تھا۔ (جیسے گجرات، مہاراشٹر)۔ لیکن بہت سی ریاستوں میں مقامی انجمنوں کے پاس، ترقی کے لئے خاطرخواہ اختیارات نہیں تھے۔ وہ بڑی حد تک، اقتصادی امداد کے لئے مرکز پر انحصار کرتی تھیں، بہت سی ریاستیں منتخبہ مقامی انجمنوں کے قیام کو ضروری نہیں سمجھتی تھیں۔ بہت سے علاقوں میں ان کو ختم ہی کر دیا گیا اور مقامی حکومت، سرکاری عہدیداران کے سپرد کر دی گئی۔ کچھ ریاستوں نے مقامی حکومتوں کے لئے بالواسطہ انتخابات کرائے۔ مقامی انجمنوں کے لئے انتخابات کوئی ریاستوں میں بار بار ملتی کر دیا گیا۔

باب 8: مقامی حکومتیں

1987 کے بعد، مقامی حکومتی اداروں کے کاموں کا جائز لیا گیا۔ 1989 میں پی۔ کے۔ تھنکن کمیٹی نے، مقامی حکومتی اداروں کو آئینی طور پر تشکیم کرنے کی تجویز پیش کی۔ ان اداروں کے انتخابات کرانے اور ان کی ذمہ داریوں کی فہرست وضع کرنے کے لئے، آئینی ترمیم کی تجویز بھی پیش کی۔

اپنی معلومات چیک کر جائے

◆ نہر و اورڈ اکٹ امینڈ کردنوں ہی، مقامی حکومتی انجمنوں کے تین جو شانہیں

تھے۔ کیا مقامی حکومتوں پر ان کے اعتراضات ایک جیسے تھے؟

◆ 1992 سے قبل، مقامی حکومتوں سے متعلق آئینی دفعات کیا تھیں؟ 1960ء

اور 1970 کے درمیان، کون سی ریاستوں نے مقامی حکومتیں قائم کیں؟

73 ویں اور 74 ویں ترمیمات

1989 میں، مرکزی حکومت نے دو آئینی ترمیمات نافذ کیں۔ ان ترمیمات کا مقصد مقامی حکومتوں کو مضبوط کرنا اور پورے ملک میں ان کے ڈھانچے اور کام میں یکسا نیت کو لینی بنانا تھا۔

”برازیل کے آئین نے ریاستوں، وفاقی اضلاع اور میونپل کونسل کی تشكیل کی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو، ایک آزاد ادارہ کا رواخ و اختیاری عطا کی گئی ہے۔ جس طرح جمہوریت ریاستی حکومتوں کے معاملات میں داخل اندازی نہیں کر سکتی، اسی طرح ریاستوں کو میونپل کونسلوں میں داخل اندازی کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ آئین دفعہ مقامی حکومتوں کے اختیارات کو تحفظ خواستی ہے۔“

بعد میں، 1992 میں، پارلیمنٹ کے ذریعہ 73 ویں اور 74 ویں آئینی ترمیمات منظور کرائی گئیں۔ 73 ویں ترمیم کا تعلق، دیہی مقامی حکومتوں سے تھا۔ (جن کو پنچاہیت راج ادارے یا PRIs بھی کہا جاتا ہے) اور 74 ویں ترمیم نے شہری مقامی حکومتوں کے متعلق دفعات طے کیں۔ ان دونوں ترمیموں کو 1993 میں عمل میں لا یا گیا۔

ہم نے پہلے دیکھا کہ مقامی حکومت، ایک ریاستی موضوع ہے۔ اس موضوع پر، ریاستیں اپنی طرز کے قانون خود بنانے میں آزاد ہیں۔ لیکن آئینی ترمیم کے بعد، ریاستوں کو مقامی اجمنوں سے متعلق اپنے قوانین کو بدلنے کی ضرورت پیش آئی تاکہ انھیں ترمیم شدہ آئین کے مطابق بنایا جاسکے۔ ان ترمیمات کی روشنی میں، اپنے قوانین میں ضروری تبدیلی لانے کے لئے ریاستوں کو ایک سال کی مهلت دی گئی۔



اکر میں یہ تھیک سب سمجھا مراکز نے ریاستوں پر مقامی حکومتوں میں اصلاح جیرا نافذ کی۔ یہ مضبوکہ حسینر ہے ایک مرکزیت کے عمل کے ذریعہ آپ لا مرکزیت نافذ کرتے ہیں!

73 ویں ترمیم

اب ہمیں، پنجاہیت راج اداروں میں 73 ویں ترمیم کے ذریعہ لائی گئی تبدیلیوں کا جائزہ لینا چاہئے۔

سہ سطھی ڈھانچہ

اب تمام ریاستوں میں یکساں سہ سطھی ڈھانچہ ہے۔ چھال سطھ پر گرام ”پنجاہیت“ ہے۔ ایک گرام پنجاہیت کسی ایک گاؤں یا کئی گاؤں کے مجموعہ کا احاطہ کرتی ہے۔ درمیانی سطھ پر ”منڈل“ ہوتا ہے (جس کو بلاک یا تعلقہ بھی کہا جاتا ہے)۔ یہ اجمنیں منڈل یا تعلقہ پنجاہیت بھی کہلانی جاتی ہیں۔ چھوٹی ریاستوں میں درمیانی سطھ کی اجمن کی ضرورت نہیں ہے۔ اعلیٰ سطھ پر ضلع پنجاہیت پورے ضلع کے دہی علاقوں پر مشتمل ہوتی ہے۔



اس ترمیم نے گرام سمجھا کی تشکیل کو ضروری بنانے کے لئے دفعہ مرتب کی۔ پنجاہیت علاقہ کے تمام بالغ افراد بحیثیت اندر اراج شدہ ووٹر، گرام سمجھا میں شامل ہوں گے۔ اس کے کردار اور کاموں کا تعین، ریاستی قانون سازی کے ذریعہ کیا جائے گا۔

کیا گرام سیہا کے معنی، پورے گاؤں کا جامہوری فرم ہو گا؟ کیا گرام سیہا واقعی پابندی سے میشنا کرتی ہے؟

انتخابات

ہر سطھ پنجاہیت راج اداروں کا انتخاب براہ راست ہوگا۔ ہر پنجاہیت کی میعاد پانچ سال ہوگی۔ اگر پانچ سال پورے ہونے سے قبل، ریاستی حکومت، پنجاہیت تحلیل کر دے تو اس تحلیل کے چھ ماہ کے اندر اندر نئے انتخاب ہوں گے۔ یہ ایک اہم

باب 8: مقامی حکومتیں

دفعہ ہے جو منتخبہ مقامی اداروں کے وجود کو یقینی بناتی ہے۔ 73 ویں ترمیم سے پہلے، بہت سی ریاستوں میں، ضلعی اداروں کے لئے بالواسطہ انتخابات ہوا کرتے تھے اور تخلیل ہونے کے بعد، فوراً انتخاب کے لئے کوئی قانون موجود نہیں تھا۔

ریزرو یشن

تمام پنجاہیتی اداروں میں ایک تھائی نشستیں خواتین کے لئے محفوظ ہیں۔ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبلہ کے لئے، ان کی آبادی کے تناسب سے، تینوں سطحوں پر، ریزرو یشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ اگر ریاستیں ضروری سمجھیں تو وہ بہن ماندہ ذاتوں (OBCs) کے لئے بھی ریزرو یشن دے سکتی ہیں۔



یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ یہ ریزرو یشن نہ صرف پنجاہیت کے عام نمبران کے لئے نہیں بلکہ پنجاہیت کے سربراہیا صدر کے لئے بھی سب ہی سطحوں پر مہیا ہے۔ مزید یہ کہ خواتین کے لئے ریزرو یشن صرف عام درجہ میں ہی نہیں بلکہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبلہ اور پس ماندہ ذاتوں کے زمرہ میں بھی ہے۔ اس کے معنی ہیں ایک نشست بیک وقت ایک خاتون امیدوار کے لئے محفوظ ہوگی اور اس خاتون کے لئے بھی جس کا تعلق درج فہرست ذات یا درج فہرست قبلہ سے ہوگا۔ گویا سرپنج، دلت عورت ہو سکتی ہے اور آدمی واسی عورت بھی۔

موضوعات کی منتقلی

ریاستی فہرست میں انتیس (29) موضوعات جو پہلے سے شامل تھے، اب ان کی فہرست آئین کے گیارہویں شیڈول میں دی گئی ہے۔ یہ موضوعات، پنجاہیتی راج اداروں کو منتقل ہونا ہیں۔ ان موضوعات کا تعلق، زیادہ تر مقامی سطح پر ترقی اور فلاح کے کاموں سے تھا۔ ان کی منتقلی دراصل ریاستی قانون سازی پر منحصر ہے۔ ہر ریاست خود فیصلہ کرتی ہے کہ کس طرح ان انتیس (29) موضوعات کو پنجاہیتی راج اداروں کو منتقل کیا جائے۔

دفعہ 243 (جی) پنجايتون کے اختیارات، اقتدار اور ذمہ داریاں.....، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، پنجايتون کو ایسے اختیارات اور ذمہ داری عطا کر سکتی ہے.... جن کا تعلق گیارہویں شیدول میں شامل موضوعات سے ہو گا۔



گیارھویں شیدول میں شامل کچھ موضوعات

- | | |
|------|---|
| -1 | زراعت، |
| -3 | عام سیچائی، پانی کا انتظام اور پن دھاروں کی ترقی۔ |
| | |
| -8 | چھوٹی صنعتیں شامل فوڈ پروسیسنگ صنعتیں |
| | |
| -10 | دیہی مکانات کا انتظام کرنا |
| -11 | پینے کا پانی |
| | |
| -13 | سرکیس، ڈھکی ہوئی نالیاں، |
| -14 | دیہی علاقوں میں بھلی کی فراہمی، |
| | |
| -16 | غربی کے خاتمہ کا منصوبہ۔ |
| -17 | تعلیم۔ پرائمری و سینڈری اسکول۔ |
| -18 | تکنیکی تربیت اور پیشہ وار ان تربیت۔ |
| -19 | تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم۔ |
| -20 | لا ابیریاں۔ |
| -21 | ثقافتی سرگرمیاں۔ |
| -22 | بازار اور میلے۔ |
| -23 | صحت و صفائی بمعہ ہسپتاں، ابتدائی صحت کے مرکز اور دو اخانے۔ |
| -24 | خاندانی بہبود۔ |
| -25 | خواتین اور بچوں کی فلاح و ترقی۔ |
| -26 | سماجی فلاح و بہبود، |
| -27 | کمزور طبقات خاص طور پر درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی فلاح و بہبود۔ |
| -28 | عوامی نظام تقویم۔ |



صرف ریاستی فہرست میں شامل موضوعات کیوں منتقل کئے جاتے ہیں؟ مرکزی فہرست سے کچھ موضوعات کو کیوں منتقل نہیں کیا جاسکتا؟

باب 8: مقامی حکومتیں

اس عکس کو دیکھئے

جی ہمڈا، مقامی حکومتوں سے عوام کی توقعات کا نشان ہے۔ عوام صرف قانون نہیں چاہتے۔ وہ ان قوانین کا سنجیدگی سے نفاذ بھی چاہتے ہیں۔ منظر طور پر تحریر کیجئے: آپ اس نعرہ کے متعلق کیا سوچتے ہیں۔ ہم اپنے گاؤں کی حکومت ہیں۔

73 ویں ترمیم کی دفعات کا ان علاقوں پر نفاذ نہیں کیا گیا جو ہندوستان کی کئی ریاستوں میں آدی واسیوں کی آبادی پر مشتمل ہیں۔ 1996 میں، ایک علاحدہ قانون منظور کیا گیا جس کے تحت پنچاہیت نظام سے متعلق دفعات کو ان علاقوں تک وسعت دی گئی۔ بہت سے آدی واسی باشندوں کی اپنی قدیم روایات ہیں جن کے استعمال سے وہ عام وسائل جیسے جنگلات، پانی کے ذخیروں وغیرہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ لہذا، یہ نیا قانون ان برادریوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے وسائل کی حفاظت کا خود انتظام کر سکیں گے۔ اس مقصد کے لئے، ان علاقوں کی گرام سجاوں کو مزید اختیارات عطا کئے گئے اور بہت سے معاملات میں گرام پنچاہیت کی رائے لینا ضروری قرار دیا گیا۔ اس قانون کے پس پردہ یہ تصور تھا کہ جدید منتخبہ اداروں کے تعارف کے ساتھ ساتھ خود مختاری کی روایتوں کو بھی محفوظ رکھا جائے۔ یہی تنواع اور لامركزیت کی روح کے میں مطابق ہے۔

ریاستی الیکشن کمشنر

ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے، ریاستی الیکشن کمشنر کا تقرر کرنا جو پنچاہیت راج اداروں کے انتخابات منعقد کرنے کے لئے ذمہ دار ہو۔ پہلے یہ ذمہ داری ریاستی انتظامیہ کی تھی جو ریاستی حکومت کے ماتحت تھا۔ اب ریاستی الیکشن کمشنر، ہندوستان کے الیکشن کمشنر کی طرح آزاد حیثیت رکھتا ہے۔ بہر حال، ریاستی الیکشن کمشنر ایک آزاد خود مختار عہدیدار ہوتا ہے۔ اس کا ہندوستان کے الیکشن کمشنر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور وہ اس کے ماتحت ہوتا ہے۔

ریاستی مالی کمیشن

ریاستی حکومت کی یہی ذمہ داری ہے کہ پانچ سال میں ایک بار ریاستی مالی کمیشن کا تقرر کرے۔

ہندوستانی آئین اور کام

یہ کمیشن ریاست میں، مقامی حکومتوں کی مالی حیثیت کا جائزہ لے گا۔ ایک جانب تو یہ کمیشن ریاستی اور مقامی حکومتوں کے درمیان اور دوسرا طرف دیہی و شہری حکومتوں کے درمیان، محصولات کی تقسیم کرے گا۔ یہ جدت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دیہی مقامی حکومتوں کو مالی فنڈ مہیا کرنا، ایک سیاسی معاملہ نہیں ہو گا۔

سرگرمی

❖ کچھ ایسے اختیارات کی شناخت تکمیل جو آپ کی ریاستی حکومت نے پنجاہیوں کو دیئے ہیں۔

74 ویں ترمیم

جیسا کہ تم نے اوپر ذکر کیا، 74 ویں ترمیم کا تعلق شہری مقامی انجمنوں یا نگر پالیکاؤں سے ہے۔ شہری علاقہ کیا ہوتا ہے؟ کسی بڑے شہر کو پہچانا بہت آسان ہوتا ہے جیسے ممبئی یا ملکتنہ۔ لیکن گاؤں اور روچبے کے درمیان کہیں کسی چھوٹے شہری علاقہ کے بارے میں کچھ کہنا آتنا آسان نہیں ہے۔ ہندوستان کی مردم شماری میں، شہری علاقہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے: (1) کم از کم آبادی 5000، (2) کام کرنے والے مردوں میں کم از کم 75 فیصد افراد غیر زرعی پیشوں سے وابستہ ہوں، اور (3) فی مرلع کلومیٹر پر کم از کم 400 افراد آباد ہوں۔ 2001 کی مردم

شماری کے مطابق، ہندوستان کی کل آبادی کا تقریباً 28% شہری علاقوں میں آباد ہے۔ کئی معنی میں، 74 ویں ترمیم، 73 ویں ترمیم کی ہو بہلوں ہے، سوائے اس کے کہ اس کا تعلق شہری علاقوں سے ہے۔ برداشت انتخابات، ریزروشین، موضوعات کی منتقلی، ریاستی ایکشن کمیشن اور ریاستی مالی کمیشن سے متعلق تمام دفعات دونوں ترمیمات میں شامل کی گئی ہیں اور نگر پالیکاؤں پر بھی نافذ ہوتی ہیں۔ آئین نے ریاستی حکومت کے کاموں کی ایک فہرست، شہری مقامی حکومتوں کو منتقل کرنے کا عمل ضروری قرار دیا۔ یہ ذمہ داریاں، آئین کے گیارہوں شیڈول میں شامل کی گئی ہیں۔

73 ویں اور 74 ویں ترمیمات کا نافذ اب تمام ریاستوں نے 73 ویں اور 74 ویں ترمیمات کو نافذ کرنے کی غرض سے قاتم منظور کرائے ہیں۔ جب سے ان ترمیمات کو عملی چامہ پہنایا گیا اُس وقت سے اب تک، دس سال میں، زیادہ تر ریاستوں نے مقامی انجمنوں کے کم از کم دو انتخابی مرحلے طے کرنے ہیں۔ جبکہ مدھیہ پردیش، راجستھان اور پنجاب دوسرا ریاستوں نے اب تک یہ انتخابات تین بار کرائے ہیں۔

اس وقت دیہی ہندوستان میں تقریباً 500 ضلع پنجاہیت، 6000 بلاک پنجاہیتیں اور 2,50,000 گرام



کیا میں یہ امید کروں کہ شہری علاقوں کی حکومتیں، شہر کے گندے علاقوں کے لئے بہتر مکانات کا انتظام کریں گی؟ یا کم از کم ان کو ثائلیٹ مہیا کرائیں گی؟

باب 8: مقامی حکومتیں

پنجابیتیں موجود ہیں۔ شہری ہندوستان میں 100 سے زائد شہری کارپوریشن، 1400 ناؤن میونسپلی اور 2000 نگر پالیکاں میں ہیں۔

ہر پانچ سال کی مدت میں ان اجمنوں کے تقریباً 32 لاکھ ممبران کا انتخاب ہوتا ہے۔ ان میں سے کم از کم 10 لاکھ خواتین ہوتی ہیں۔ اگر ریاستی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ کو شامل کر لیا جائے تو 5000 سے کچھ کم نمائندے منتخب کئے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ، منتخب نمائندوں کی تعداد بامعنی انداز میں بڑھ لئی ہے۔

73 ویں اور 74 ویں ترمیمات نے پورے ملک میں، پنجاہیت راج اور نگر پالیکاؤں کے ڈھانچے میں لیکسانیت پیدا کی ہے۔ ان اداروں کی موجودگی ہی بذات خود، بہت اہم کامیابی ہے جو حکومت میں عوام کی شراکت کے لئے مناسب محول اور مقام تیار کرے گی۔



اس عکس کو دیکھئے

یہ جھنڈا، مقامی حکومتوں سے عوام کی توقعات کا نشان ہے۔ عوام صرف قانون نہیں چاہتے۔ وہ ان قوانین کا سنبھیگی سے نفاذ چاہتے ہیں۔ مختصر طور پر تحریر کیجئے: آپ اس نعرہ کے متعلق کیا سوچتے ہیں۔ ہم اپنے گاؤں کی حکومت ہیں!

پنجابیتوں اور نگر پالیکاؤں میں خواتین کے لئے ریزرویشن نے مقامی اداروں میں خواتین کی تعداد میں اضافہ کی اہمیت کو لقینچ بنایا ہے۔ چوں کہ ریزرویشن سرپریچ اور صدر دوں کے لئے نافذ ہوتا ہے اس لئے بڑی تعداد میں خواتین ان عہدوں پر موجود ہیں۔ ضلع پنجابیتوں میں کم از کم 200 خواتین، اور گرام پنجابیتوں میں سرپریچ کی حیثیت سے 80,000 سے زیادہ عورتیں موجود ہیں۔

کارپوریشن سطح پر 30 خواتین میسر (Mayor) کے عہدہ پر فائز ہیں۔ 500 سے زیادہ خواتین ناؤن میونسپلی کے صدر اور تقریباً 650 نگر پنجابیت کے صدر کی حیثیت سے موجود ہیں۔ خواتین نے وسائل پر کنٹرول اور اختیارات میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان اداروں میں خواتین کی موجودگی ہی اس کی سیاسی کارکردگی اور شعور کا ثبوت ہے۔ ان کی

اس عکس کو دیکھئے



اس نوٹ کو دیکھئے۔ مقامی حکومت دھوپ میں بیٹھی ہوتی۔ اس میں کوئی اور بات بھی ہے جو آپ کو نظر آتی ہے؟

وجہ سے، بہت سے موضوعات پر، ان اداروں میں بامنی بحث و مباحثے ہوتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں کچھ خواتین اپنی حیثیت کو برقرار نہ رکھ سکیں یا اپنے خاندان کے مردوں کی محض وکیل بنی رہیں۔ کیوں کہ ان مزدوروں نے ہی ان خواتین کو انتخابات کے لئے تیار کیا تھا۔ لیکن اب ایسے واقعات کم ہوتے جا رہے ہیں۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ریزویشن کو دستوری ترمیم نے ضروری قرار دیا ہے۔ بہت سی ریاتوں نے پس ماندہ ذاتوں کے لئے بھی نشتوں کا ریزویشن کیا ہے۔ کیوں کہ ہندوستان کی کل آبادی کا 16.2% بیصد درج فہرست ذاتوں، 8.2% بیصد درج فہرست قبائل پر مشتمل ہے۔ اس لئے شہری اور مقامی اداروں میں تقریباً 6.6 لاکھ منتخبہ ممبران، ان برادریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے معاشرتی خاکہ میں ان مقامی اداروں کے ذریعہ نمایاں تبدیلیاں نمودار ہوتی ہیں۔ یہ ادارے جس معاشرے میں کام کرتے

ہیں، اس کی بہترین نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ بعض اوقات اس کی وجہ سے کشیدگی بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو سماجی گروہ اب سے پہلے گاؤں پر غلبہ رکھتے تھے، وہ اپنی حیثیت اور طاقت سے دست بردار نہیں ہونا چاہتے۔ اسی عضrnے طاقت کی جدوجہد کو تیز تر کر دیا ہے لیکن کشیدگی اور جدوجہد ہمیشہ خراب نہیں ہوتے۔ جب بھی جمہوریت کو زیادہ بامعنی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور ان لوگوں کو اختیار دیا جاتا ہے جو پہلے اس سے محروم تھے، ظاہر ہے پھر معاشرے میں تنازع اور کشیدگی ہونا لازمی ہے۔

آئینی ترمیمات نے تقریباً 29 موضوعات کو مقامی حکومتوں کے سپرد کر دیا۔ یہ تمام موضوعات، مقامی فلاح و بہبود اور ترقیاتی ضرورتوں سے متعلق تھے۔ پچھلی دہائی میں، مقامی حکومت کی کارکردگی کا تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستان میں مقامی حکومتوں کو جو ذمہ داریاں دی گئی ہیں، ان میں سے وہ محدود اختیارات کا ہی استعمال کر پاتی ہیں۔ بعض ریاستوں نے بہت سے موضوعات، مقامی اداروں کو منتقل نہیں کئے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مقامی حکومتیں، درحقیقت، موثر طریقہ سے اپنے فرائض انجام نہیں دے پا رہی ہیں۔ لہذا اتنے سارے نمائندوں کا انتخاب محض علامتی ہن کرده گیا ہے۔ بعض لوگ ان مقامی انجمنوں کی تشکیل پر تقيید بھی کرتے ہیں۔ کیوں کہ مرکزی اور ریاستی سطح پر جس طرح فیصلے لئے جاتے ہیں، اس کی وجہ سے کچھ بدلتیں سکا ہے۔ مقامی سطح پر لوگ، فلاجی منصوبوں کا انتخاب کرنے یا وسائل کو مختص کرنے میں زیادہ اختیار نہیں رکھتے۔

لاٹینی امریکہ میں جمہوری لا مرکزیت کی سب سے زیادہ کامیاب مثالوں میں سے بولیویا کی مثال مستقل طور پر دی جاتی رہی ہے۔ 1994 میں، مقبول شرکت قانون (Popular Participation Law) نے مقامی سطح پر طاقت کو مرکوز کیا۔ میر کا انتخاب مقبول بنانے کی اجازت دی، ملک کو میونپلیٹیوں میں تقسیم کیا، نئی میونپلیٹیوں کو مالی اختیارات خود بخود منتقل کرنے کے لئے ایک نظام تیار کیا۔



قانون تو اچھا ہے لیکن وہ محض
کاغذی ہے۔ کیا اسی کو حیال اور
عمل میں فرق کہتے ہیں؟

باب 8: مقامی حکومتیں

بولیویا میں ان حکومتوں کے سربراہ عوام کے ذریعہ منتخب میسر ہوتے ہیں۔ (Presidente Municipal) میونپل کو نسل (Cabildo)۔ پورے ملک میں ہر پانچ سال میں مقامی انتخابات ہوتے ہیں۔

بولیویا میں مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہے مقامی سطح پر محنت عامہ کا اہتمام کرنا، تعلیمی سہولیات مہیا کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ بنیادی ڈھانچہ بھی مہیا کرنا۔ بولیویا میں فن فنگری بنیاد پر، میونپلیٹوں کے درمیان کل قومی محصولات کا 20% حصہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ جب کہ یہ ادارے خود، موٹر سائیکلوں، شہری ملکیت، بڑی زرعی جائیدادوں، مالی منتقلی پر ٹکیں وصول کرتے ہیں جو ان اکائیوں کے بجٹ کا برا حصہ بنتے ہیں۔

مقامی اداروں کے اپنے فنڈ بہت کم ہیں۔ مالی امداد کے لئے، مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر احصار کی وجہ سے، مقامی اداروں کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔ دیہی مقامی ادارے، کل محصولات کا صرف 0.24% فیصد جمع کرتی ہیں جو حکومت کے ذریعہ کئے گئے اخراجات کا کل 4 فیصد ہوتا ہے۔ گویا اخراجات سے بہت کم آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کو مالی عطایات کے لئے دوسروں پر احصار کرنا پڑتا ہے۔

اختمام

یہ تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ مقامی حکومتیں مستقل طور پر، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی فلاحی اور ترقیاتی ایکیموں پر عمل درآمد کرنے والی ایجنسیاں ہیں۔ مقامی حکومت کو زیادہ اختیارات دینے کے ممتنی ہیں کہ ہمیں اصلی اختیارات کی لامرکزیت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جمہوریت کے معنی ہیں کہ عوام کو اختیارات میں شرکت دلائی جائے۔ دیہی عوام اپنی مرضی سے اپنے منصوبہ بنائیں اور ان پر عمل کریں۔ مقامی حکومت سے متعلق قانون، لامرکزیت کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ لیکن جمہوریت کا اصلی امتحان مخفی قانونی دفعات میں نہیں، بلکہ ان کے نفاذ میں پوشیدہ ہے۔

مشق

1۔ آئین ہند نے دیہی پنچايتوں کو، خودختار حکومت کی اکائیوں کے طور پر دیکھا۔ درج ذیل بیانات میں دی گئی صورت حال پر غور کیجئے اور تفصیل پیش کیجئے کہ مقامی حکومت کی اکائیوں کو کمزور یا مضمبوط بنانے میں ان حالات کا کیا عملِ خل ہے۔

(a) کسی ریاست کی حکومت نے کسی غیر ملکی کمپنی کو اپنے یہاں ایک بڑا سٹیل کارخانہ لگانے کی اجازت دی ہے۔ اس سٹیل کارخانہ کا بہت سے دیہاتوں پر خراب اثر پڑے گا۔ متاثرہ دیہاتوں کی پنچايتوں نے ایک ریزرویشن منظور کیا کہ کسی بھی علاقہ میں کوئی بڑا کارخانہ لگانے سے پہلے ان گاؤں کے لوگوں سے مشورہ کیا جائے اور ان کی شکایتوں کا ازالہ کیا جائے۔

(b) حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے کل اخراجات کا 20% فیصد پنچايتوں کے ذریعہ خرچ ہوگا۔

(c) ایک دیہی پنچايت اپنے یہاں اسکول قائم کرنے کے لئے مستقل مطالبه کرتی رہی ہے۔ حکومت کے عہدیداران نے اس کے مطالبہ کو یہ کہہ کرنا منظور کر دیا کہ جو فنڈ دوسرا کاموں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں، ان کا استعمال کسی اور مقصد کے لئے نہیں ہو سکتا۔

(d) حکومت نے ڈنگر پور گاؤں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ کو جمنا کا حصہ بنادیا اور دوسرے کو سوہنامیں شامل کر دیا۔ اب حکومت کے دستاویزات میں ڈنگر پور گاؤں کا وجود ختم ہو گیا۔

(e) ایک دیہی پنچايت نے غور کیا کہ ان کے علاقہ میں پانی کی سطح تیزی سے گر رہی ہے۔ انہوں نے دیہات کے نوجوانوں کو رضا کار انعام کے لئے راغب کیا تاکہ دیہات کے پرانے تالابوں اور کنوؤں کو دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جائے۔

2۔ فرض کیجئے کسی ریاست میں دیہی حکومت کا منصوبہ تیار کرنے کی ذمہ داری آپ کو دی گئی ہے۔ آپ دیہی پنچايتوں کو کون سے اختیارات ویں گے جس سے کہ وہ خودختار حکومتوں کی اکائیوں کے طور پر کام

باب 8: مقامی حکومتیں

کر سکیں۔ جواختیارات آپ ان کو دیں گے، ان میں سے کوئی پانچ اختیارات اور ان کے جواز کو دو دو سطور میں تحریر کیجئے۔

3۔ 73 ویں ترمیم کے مطابق، سماجی طور سے محروم طبقوں کے لئے تحفظات کی کون سی دفعات ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجئے کہ ان دفعات نے، دیہی سٹھ پر لیڈر شپ کے معنی کیسے بدل دیتے؟

4۔ 73 ویں ترمیم سے پہلے اور اس ترمیم کے بعد، مقامی حکومتوں میں کیا فرق تھا؟

5۔ درج ذیل گفتگو پڑھئے۔ دوسرا الفاظ میں تحریر کیجئے کہ جن مسائل پر یہاں گفتگو ہو رہی ہے اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

آلوک: ہمارا آئین مددوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کی حمانت دیتا ہے۔ مقامی اداروں میں خواتین کے لئے ریزولوشن ان کو مساوی حصہ کی حمانت دیتا ہے۔

نہا: لیکن یہ کافی نہیں ہے کہ عورتوں کو با اختیار حیثیت دی جائے۔ یہ ضروری ہے کہ مقامی اداروں کے بھٹ میں خواتین کے لئے علاحدہ دفعات ہوں۔

بجیش: مجھے یہ ریزولوشن کا نظام پسند نہیں۔ مقامی انجمن کو دیہات کے تمام لوگوں کی برابر دیکھ بھال کرنی چاہئے، جس سے خواتین اور ان کے مفادات کا خود بخود تحفظ ہو جائے گا۔

4۔ 73 ویں ترمیم کی دفعات پڑھئے۔ درج ذیل میں سے اس ترمیم کا تعلق کس سے ہے؟

(a) تبدیلی کے خوف سے نمائندے عوام کے سامنے جواب دہ بن جاتے ہیں۔

(b) اعلیٰ ذاتیں اور جاگیردار، مقامی اداروں پر حاوی رہتے ہیں۔

(c) دیہی ناخواندگی بہت زیادہ ہے۔ گاؤں کی ترقی کے لیے ناخواندہ لوگ فیصلہ نہیں لے سکتے۔

(d) موثر بننے کے لیے، دیہی پنچایتوں کو وسائل اور اختیارات کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ دیہات کی ترقی کے منصوبے بناسکیں۔

7۔ درج ذیل میں، مقامی حکومت کی حمایت میں مختلف دلیلیں دی گئی ہیں۔ ان کو ترتیب دیجیے اور بیان کیجیے کہ آپ نے کسی جواز کو کس وجہ سے اہمیت دی۔ آپ کے مطابق، ان میں کون سی دلیلوں پر گاؤں و بیگانائی وسائل کی پنچاہیت انحصار کرتی تھی؟ کیسے؟

(a) مقامی آبادی کی شرکت سے حکومت اپنے منصوبوں کو کم قیمت خرچ سے کمل کر سکتی ہے۔

(b) سرکاری عہدیداران کے مقابلہ میں مقامی لوگوں کے ذریعہ تیار کردہ ترقیاتی پروگرام، دیہات کے عوام کو زیادہ قابل قبول ہوں گے۔

(c) لوگ اپنے علاقہ، اپنی ضرورتوں اور ترجیحات کو جو بولی جانتے ہیں۔ اجتماعی شرکت سے وہ اپنی زندگی سے متعلق بحث کر سکتے ہیں اور فیصلے کر سکتے ہیں۔

(d) عام آدمی کے لیے، اپنے نمائندہ حکومت یا قومی مجلس قانون ساز کے نمائندہ سے رابطہ رکھنا مشکل ہے۔

8۔ آپ کے خیال میں، درج ذیل میں کس میں لا مرکزیت شامل ہے؟ لا مرکزیت کے متعلق دوسری دلیلیں کیوں ناکافی ہیں؟

(a) گرام پنچاہیت کا انتخاب کرانا۔

(b) ان کے دیہات کے لیے کون سے منصوبے اور حکمت عملیاں مفید ہیں، اس کا فیصلہ خود گاؤں والے لے سکیں۔

(c) گرام سمجھا کی میٹنگ بانے کا اختیار

(d) ریاستی حکومت کے ذریعہ شروع کیے گئے کسی منصوبہ سے متعلق بلاک ترقیاتی آفسر (B.D.O.) کی رپورٹ کرام پنچاہیت کو موصول ہوتی ہے۔

9۔ ابتدائی تعلیم سے متعلق فیصلہ سازی میں لا مرکزیت کے کردار کا، دہلی یونیورسٹی کا ایک طالب علم رکھویندرا

باب 8: مقامی حکومتیں

پتا، مطالعہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے گاؤں والوں سے کچھ سوالات پوچھے۔ یہ سوالات یونچے دیے گئے ہیں۔ اگر آپ ان دیہاتیوں میں سے ایک ہوتے تو ان میں سے ہر سوال کا کیا جواب دیتے؟

گاؤں کا ہر بچہ اسکول جاسکے اس موضوع پر بحث کرنے کے لیے گرام سمجھا کی ایک میٹنگ بلائی گئی ہے۔

10۔ آپ میٹنگ بلانے کے لیے ایک مناسب دن، کس طرح طے کریں گے؟ سوچئے کہ آپ کس وجہ سے اس میٹنگ میں آسکیں گے ریاضیں آسکیں گے کیونکہ

(i) بی۔ ڈی۔ او۔ یا لکھتر کے ذریعہ مخصوص دن طے کرنا

(ii) گاؤں کے ہاث کا دن

(iii) اتوار

(iv) ناگ پنجی رسترانتی

(a) میٹنگ کے لیے کون سی جگہ مناسب رہے گی؟ کیوں؟

(i) ضلع عہدیدار کی ذریعہ طے کردہ جگہ

(ii) گاؤں میں کوئی مذہبی مقام

(iii) دولت محلہ

(iv) گاؤں کا اسکول

(b) گرام سمجھا کی میٹنگ میں پہلے ضلع لکھتر کا خط پڑھا گیا۔ اس میں تجویز کیا گیا تھا کہ ایک تعلیمی جلوس نکالنے کے اقدامات کیے جائیں اور اس کا راستہ طے کیا جائے۔ میٹنگ میں اس بات پر کوئی بحث نہیں ہوئی کہ کون سے بچے کبھی اسکول نہیں آئے، نہ لڑکیوں کی تعلیم یا اسکول کی عمارت کی حالت اور اسکول کے اوقات پر کوئی بحث ہوئی۔ چونکہ یہ میٹنگ اتوار کو تھی اس لیے کسی خاتون ٹیچر نے

حاضری نہیں دی۔

آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ مثال عوام کی حصہ داری کی ہے؟

(c) اپنی کلاس کا تصور گرام سبھا کے طور پر کیجیے۔ میٹنگ کے ایجنسٹے پر بحث کیجیے اور مقصد حاصل کرنے کے لیے کچھ اقدامات تجویز کیجیے۔